خطبہ جمعہ

جس زمانے میں آنحضرت ﷺ بھیجے گئے اور قرآن شریف نازل کیا گیا
اس زمانے پر ضلالت اور گمراہی کی ظلمت طلوع ہو رہی تھی

اللہ نے ایک عظیم ذکر نازل کیا ہے رسول کے طور پر جو تم پر اللہ کی روشن کردینے والی آیات تلاوت کرتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ ۴؍اکتوبر ۲۰۰۲ء مطابق ۴؍اخاء ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله—

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم— بسم الله الرحمٰن الرحيم —

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين—

﴿......قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا. رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ ايٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ. وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا. قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا﴾۔

(سورۃ الطلاق: ۱۱۔۱۲)

......اللہ نے تمہاری طرف ایک عظیم ذکر نازل کیا ہے۔ ایک رسول کے طور پر جو تم پر اللہ کی روشن کر دینے والی آیات تلاوت کرتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے۔ اور جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ اُسے (ایسی) جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں۔ اُس کے لئے (جو نیک اعمال بجالاتا ہے) اللہ نے یقیناً بہت اچھا رزق بنایا ہے۔

علامہ ابن جریر طبریؒ لکھتے ہیں کہ مجھے یونس نے ابن وھب کے وسیلہ سے بتایا کہ ابن زید، اللہ عزوجل کے قول ﴿قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا﴾ کی تفسیر یہ کیا کرتے تھے کہ ﴿ذِكْرًا﴾ سے مراد قرآن ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح ہے اور اس ثبوت میں انہوں نے آیت کریمہ ﴿كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا﴾ آخر تک پڑھی نیز آیت ﴿قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا﴾ بھی تلاوت کی۔ اور پھر کہا کہ ذکر سے مراد قرآن ہے اور آیت کریمہ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَ هُمْ﴾ تلاوت کرنے کے بعد کہا کہ اس آیت میں بھی ﴿بِالذِّكْرِ﴾ سے مراد بِالْقُرآن ہے۔

اور ابن زید نے مزید ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ﴾ تلاوت کر کے کہا کہ اس آیت میں بھی ﴿ذِكْر﴾ سے مراد قرآن کریم ہے اور قرآن ہی ذکر ہے اور قرآن ہی روح ہے۔

مفسرین کے ایک طبقہ کا یہ خیال ہے کہ ذکر سے مراد رسول ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر ایسا رسول نازل کیا ہے جو ﴿ذِكْرًا رَّسُوْلًا﴾ ہے اور تم پر اللہ تعالیٰ کی واضح آیات پڑھتا ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تصدیق کی ﴿وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ﴾ اور وہ اعمال جن کے بجالانے کا انہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا بجا لائے اور اس کی انہوں نے اطاعت کی انہیں ﴿مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ کفر یعنی ضلالت سے نور یعنی ایمان کی طرف نکال لے جائے۔ (طبری)

امام فخر الدین رازیؒ لکھتے ہیں:

﴿قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا﴾ کی تفسیر کے تحت دو تاویلیں ہیں۔

(۱) یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ذکر نازل کیا ہے یعنی ﴿اَلرَّسُوْل﴾ نازل کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے ذکر کا نام اس لئے دیا ہے کیونکہ ان کو وہ اس طرح نصیحت کرتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ اپنے دین اور عاقبت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

(۲) یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ذکر نازل فرمایا اور رسول بھیجا۔ (تفسیر امام رازیؒ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا نے اپنی کتاب اور اپنا رسول بھیجا۔ وہ تم پر کلام الٰہی پڑھتا ہے تا وہ ایمانداروں اور نیک کرداروں کو ظلمات سے نور کی طرف نکالے۔ پس خدائے تعالیٰ نے ان تمام آیات (زیر تفسیر اور دیگر) میں کھلا کھلا بیان فرمادیا کہ جس زمانے میں آنحضرت ﷺ بھیجے گئے اور قرآن شریف نازل کیا گیا۔ اس زمانے پر ضلالت اور گمراہی کی ظلمت طاری ہو رہی تھی اور کوئی ایسی قوم نہیں تھی کہ جو اس ظلمت سے بچی ہوئی ہو"۔ (براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

قرآن شریف میں آیت ﴿قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا﴾ میں ہمارے نبی ﷺ کو بھی نازل ہی لکھا گیا ہے مگر کیا آنحضرت ﷺ درحقیقت آسمان سے نازل ہوئے تھے...... بعض نادان کہتے ہیں کہ بعض اقوال صحابہؓ میں نزول کے ساتھ اِلٰی کا لفظ آیا ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف کے لئے مستعمل ہے مگر وہ نہیں سمجھتے کہ جس حالت میں استعارہ کے طور پر خدا تعالیٰ کے ماموروں کی نسبت توریت اور انجیل اور قرآن میں یہ محاورہ آگیا ہے کہ وہ آسمان سے نازل ہوتے ہیں تو اس صورت میں استعارہ کے طور پر مسیح موعود کے نزول کے ساتھ اِلٰی کا لفظ ملانا کون سی غیر محل بات ہے کیا قرآن میں نہیں ہے ﴿اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا﴾"۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۶۔۳۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو، وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتمّ اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اُس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں...... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سیّد ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ ﷺ میں پائی جاتی تھی۔" (آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۱۶۰۔۱۶۱)

ایک عربی الہام کا ترجمہ ہے:

"کہہ تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے۔ پس اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔ کیا تُو ان سے کچھ خراج مانگتا ہے۔ پس وہ اس چٹی کی وجہ سے ایمان لانے کا بوجھ اٹھا نہیں سکتے بلکہ ہم نے ان کو حق دیا اور وہ حق لینے سے کراہت کرتے ہیں۔ لوگوں کے ساتھ لطف اور رحم کے ساتھ پیش آ"۔

(تذکرہ صفحہ ۱۳۷۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)